

سوال

آنے والے رشتہ کی حالت کیسے معلوم کر سکتی ہے؟

جواب

بھٹہ

کامیاب شادی کے ارکان میں آنے والے رشتہ کی اخلاقی اور دینی اہلیت پر کھنا اور دیکھنا شامل ہے، اس کے ساتھ دوسرا رکن یہ ہے کہ میلان قلبی اور معاشرت میں موافقت بھی ہو یعنی دل مانتے اور اس کی طرف مائل ہو۔

مخالف ہے کہ اس میں رکن دینی طور پر صحیح ہونا اور حسن اخلاق کا مالک ہونا ہی شمار کیا جائیگا؛ کیونکہ ہر کامیاب تعلقات کی اساس اور بنیاد اخلاق اور دین ہی ہے، اور ہر سعادتمند گھر کا ایک رکن ہے، چاہے اس میں تمام محبت اور معاشرت نہ بھی ہو۔

لیے حتی الامکان اس رکن کا اہتمام کرنا ضروری ہے زیادہ فائدہ مند اور زیادہ صحیح اختیار کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے نصرت و معاونت حاصل کرنی چاہیے۔

چیز کو پورا کرنے کے لیے ہم اپنی سادگی کے ساتھ مل کر کچھ وسائل پر غور کرتے ہیں جن کے ذریعہ اس میں کامیاب ہوا جاسکتا ہے:

1 آنے والے رشتہ کے دوست و احباب کے بارہ میں باز پرس کی جائے جو اس کے ساتھ رہتے ہیں اور اس کے ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہیں۔

لے مطابق منگیتر کی کامل شخصیت تک پہنچنے کے لیے اہم ترین طریقہ یہی ہے، لیکن یہاں اس پر متنبہ رہنا ہوگا کہ ان سے جو سوالات کیے جائیں وہ مجھ دہوں، مجھ نہ ہوں، اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ مثال کے طور پر اس کے کرم کے بارہ میں سوال ہو تو اس اخلاق کا تناسب متعین کیا جائے، اسی طرح اس کے

یہ غلطی کرتے ہیں کہ وہ منگیتر سے جمل سوال دریافت کرتے ہیں جو غالباً ایک مہم سے صورت پیش کرتا ہے اور اکثر طور پر دوستوں کے جذبات غالب آجاتے ہیں اس طرح وہ اپنے دوست کی تعریف ہی کرینگے، اور اس طرح لڑکی اپنے منگیتر کے بارہ میں تفصیل تک نہیں پہنچ پاتی۔

تھ زیادہ سے زیادہ پشما جائے، اور ان کے ساتھ زندگی میں اس شخص کے موقف کی تفصیلات طلب کی جائیں، اور اس کے بارہ اہم یا داشت پوچھی جائیں، اس کا معنی یہ ہوا کہ سوال سوچ سمجھ کر اور مٹھ کر کیا جائے تاکہ صحبت و معاشرت کے سبب سے قابل اطمینان جواب دینے والے کو تلاش کرنے کی فرصت د

لے رشتہ کے دوست و احباب اور اس کے بھائیوں اور خاندان اور گھر والوں کے اخلاق کو دیکھنا اس شخص کے اپنے اخلاق کا بستہ یا موٹھ ہے، کیونکہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اور پھر ایک قدم مثل بھی ہے کہ دھجے اپنے دوستوں کے بارہ میں بتاؤ تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کون ہو۔

براہ راست سوال کرنے کی بجائے اس موٹھ پر گفتگو نہیں کرنا چاہیے۔

ماری عزیزین آپ کو یہ علم ہی ہے کہ یہ سب کچھ دامن خود نہیں کرتی بلکہ یہ کام تو اس کے ولی نے یا پھر جن قابل ہر دوسرا فرد کو وہ اس کا ذمہ دار بنائے جو لڑکی کا محرم ہو یا پھر کوئی اور۔

2 منگیتر کی حالت کے بارہ میں عملی باز پرس کرنا:

ملی عظمت اور بھلائی کی مجلسوں میں حاضر ہونے کو نظر رکھنا کہ آیا وہ بیا حاضر ہوتا ہے یا نہیں، اور لوگوں کے ساتھ اس کے احسان کو تلاش کرنا، اور لوگوں کی خوشی و غمی میں شریک ہونا، اور اگر ممکن ہو سکے تو براہ راست اس کے صبر و علم کے درجہ کا امتحان لینا، اور بغیر کسی تکلف کے اس کے عملی م و

3 لڑکی کے اولیا، کا منگیتر کے ساتھ اٹھنا پھینا اور اس سے بات چیت کرنا، تاکہ وہ اس کی سوچ و تفہیم کے طریقہ کو قریب سے دیکھیں، اور اس کے اہلیت کی وسعت معلوم کریں اور اس کی ثقافت اور عقلی درجہ کا علم حاصل کر سکیں اور اس کے منطقی کامیابان معلوم کریں۔

لیے لڑکی کے ولی سے کچھ ہر دھجہ کا مطالبہ کرتا ہے، کیونکہ لڑکی کے ولی پر اس کی پوری مسولیت اور ذمہ داری کا بوجھ ہے، یا پھر ایسے شخص پر جو لڑکی کے گھر سے تعلق رکھے یا اس کا بیٹا ہو اس پر یہ بوجھ ہے، لیکن یہ سب کچھ اس صورت میں ہو سکتا ہے جب وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتا ہو کہ اسے اپنی لڑکی کے۔

کے متعلق دیکھنا کہ وہ مساجد میں نماز کی پابندی کرتا ہے، یا پھر التزام اور وقار جیسی زینت سے اپنے آپ کو مزین کیے ہوئے ہے، یہ انتہائی سنگین قسم کی غلطی ہے جس کا نتیجہ شادی کی ناکامی ہے کیونکہ بستہ بند یہ انکشاف ہوتا ہے کہ اکثر لوگ باطن کی بجائے غیر حقیقی طور پر اپنے آپ کو مزین کرتے ہوئے نما

ہا بن شعیب رحمہ اللہ "فتاویٰ نور علی العرب" میں نکاح کے فتاویٰ بات میں غاوند یا بیوی اختیار کرنے کے متعلق لکھتے ہیں:

، کو ان کی شادی کے متعلق ہماری نصیحت ہے کہ: یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ عورت کے ولی پر امانت کی ادائیگی واجب ہے، وہ اس اعتبار سے کہ عورت کے ولی کو اس کی شادی کسی ایسے شخص نے نہیں کرنی چاہیے جس کا دین اور اخلاق ایسا اور ہند نہ ہو، چاہے عورت اس کی رغبت بھی رکھتی ہو، کیونکہ ع

شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

رشتہ کے بارہ میں باز پرس کرنا اور اس کی کھوج لگانا واجب ہوگا ہے، خاص کر ایسے وقت میں جب آج کل اچھے اور برے کی پہچان نہیں رہی، اور جعلی سازی جھوٹے وصفت کی بھرمار ہو چکی ہے، اور جھوٹی گواہیاں اور سرٹیفیکٹ عام ہو چکے ہیں۔

سکتا ہے کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جو ظاہری طور پر تو نیک و صالح اور حسن خلق کا مالک معلوم ہوتا ہو لیکن حقیقت میں ایسا نہیں۔

نہ ہے کہ وہ اپنے ظاہر پر ملمع سازی بھی کرے، اور لڑکی کے گھر والوں اور لڑکی کے ساتھ جعل سازی کر کے انہیں نیک و صالح اور باخلاق باور کرانے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس لڑکے کے گھر والے بھی اس جعل سازی میں اس کا ساتھ دیتے ہوں۔

ی ہو سکتا ہے کہ لڑکے کے گھر والوں کے علاوہ کوئی اور بھی آکر گواہی دے کہ یہ لڑکا نیک و صالح ہے، لیکن جب عقد نکاح ہو جائے تو یہ پتہ چلے کہ وہ لڑکا تو دین اور اخلاق کا مالک نہیں ہے۔

ہا رائے یہ ہے کہ اس کے بارہ میں یقینی طور پر باز پرس کی جائے، اور پوری باریک بینی سے کوشش کی جائے اگر اس سلسلہ میں جواب دینے کے لیے دس یا بیس روز یا پھر ایک ماہ انتظار کرنا پڑے تو بھی کوئی حرج نہیں، تاکہ انسان بصیرت اختیار کر سکے۔

یہ واضح ہو جائے کہ آنے والا رشتہ مطلوبہ اور مرغوب اوصاف کا حامل ہے، اور اس کا دین اور اخلاق پسندیدہ ہے تو اس سے شادی کر دی جائے، اس طرح کے شخص کے ساتھ شادی کی رغبت رکھنے پر کسی شخص کو بھی اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں کہ وہ کسی بھی دلیل سے اعتراض کرے "انتہی

لی سے دعا ہے کہ ہمیں اور آپ کو حسن اخلاق کا مالک بنائے کیونکہ حسن اخلاق کا مالک بنانے والا تو صرف وہی اللہ رب العزت ہے، ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو برے اخلاق اور برے اعمال سے محفوظ رکھے، کیونکہ ان سے محفوظ رکھنے والا اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہے۔

واللہ اعلم

